

<p>۴۱۳ آفتاب فلک عز و شرافت حسین وز تاج تہذیب و ادب حسین حاجی شکر ہے شفا شفا عتہ حسین</p>	<p>۴۱۴ گزیانے میں نونہا وہ شہنشاہ جہاز یتلا طمخا کہ دو باہجی شہادت کا جہاز بگہر عالم کا جو دیکھا یہ نیک قرار ناخدا فوہ ہو کے قربان شہنشاہ نونہا</p>	<p>۴۱۵ صدقے بیگانوں کے گناہوں کوئی نیابہ کھوسے کے دروہ کوئی کوئی نظر فکر نونہا ہو اور کھوسے کے شہر پیہ نہجہ رہند علی اور کھوسے کا جو</p>
<p>۴۱۶ عبد المجاہد جو چھو تو ہو مجبور باب وہ ساری خدائی کا جو عقوہ حضرت جعفر طیار ساؤنی جو چاہا فاطمہ والدہ جہان حسن</p>	<p>۴۱۷ تھکانہ امت کا ٹھکانا کہین جن جاناہیم لیکنے جانب زدوں سے لطف ہم کننے دیکھنے میں ملنے میں بھلا ہم سادق الوعدہ قادر اکرم ابن کرم</p>	<p>۴۱۸ صدقہ ہو ایسے تو اسے بہرہ کو کھانا اوتھیا امت چوڑا کھینے سے بہرہ جنت امت سے نہ شکر کا تو جانا بین دن پائی نہ شکر دیکھا کھانا</p>
<p>۴۱۹ کلی شرافت ہو جہان پر الشرافت واہ راستہ عورت و اقبال ہے شہادت کوئی شکر ہے آقا نبین خالق جو گواہ جان دی اور نہ ہونے دیامت کو تباہ</p>	<p>۴۲۰ کیا عنایت ہو جگہ بندہ سب سے شہاد راہ حق میں جسے قربان کیا اوس پائی بان سو کھلے تھے ایسے شہاد بہجی بازو پہ ہوا اور سر</p>	<p>۴۲۱ پانی پانی بھون بھون کی تہنہا شہاد برجھان سلیمان کوئی شہاد قول میں دو با بوا شفا عتہ کا تہیر مدیم کھنچی پہنچ شہاد</p>
<p>باندھی مرنے پہ کمر باب شفاعت کھولا بند دو تہ کیا دروازہ جنت کھولا</p>	<p>واہ کس جہر سے وعدہ کو وہ فاکر تہ تھے زخم جب لگتا تھا امت کی دعا کرتے تھے</p>	<p>پانی پانی ہوں میں اور سہل پیر دیکھو آبرو جاتی ہو مولا مہر سے جو ہر دیکھو</p>

<p>۱۱۷ جیب سے مالگے مشکل سے لہان پھول میں روئے سے چونکے اکبہ میں تو فنا ہوئے ہیں تاج جہیز میں اس لطف و عطا کو</p>	<p>۱۱۸ گو کہ عباس نے کہا تو کئی ختم یا غم کہ مریدین عبارت ہوئی ختم راہ معبود میں ہے ہلکے ہلکے ختم جہیز میں کبھی ہلکا ہوا ہے ختم</p>	<p>۱۱۹ ختم جی کجا پہننے زبردست کوار نظم با بھونے کہ بھی بائی جت و نثار بغیر ہر سے مری جی کو ویسے لیا کوار کبھی جھپٹے بھی مری جی کو خوار</p>
<p>۱۲۰ تم ہر فرد علی فون سے جکل بھرو قاتلون کو علی اکبر کے تو بے سر کردو</p>	<p>۱۲۱ میرے بھی پیار میں نانا کے بھی سار غیر تو انکو سمجھو نہ ہمارے میں یہ</p>	<p>۱۲۲ دین و دنیا کے شہنشاہ کی گردن باڑھی رسمان سے اس اندک کی گردن باڑھی</p>
<p>۱۲۳ ماریاں لوگوں نے عباس علی سے پڑو ماریاں علی کب سا جوان مراد باری وہ چاہتے سے بیچارہ لکھتے پڑو مردانہ خصوصاً نہ ہوا چاقو</p>	<p>۱۲۴ ماریاں اکبر کے بیکتر کب میں یہ اتنا راہ مری ربا کب انکے شو سے بھی شکر ان کی مری ربا چاہتا ہوں کہ نہ ہوت مری ربا</p>	<p>۱۲۵ کھڑے مری ربا زار میں کھڑے اویسے کھڑے کیا ایک ختم کھڑے کے احسان بھی کھڑے یاد میں ختم فاطمہ میں کھڑے</p>
<p>۱۲۶ نہ برادر کا نہ بیٹے کا عوض لیٹھیں زخمی دھرتے ہیں اور آپ غلامیٹھیں</p>	<p>۱۲۷ ختم کو آئین تو چھاتی سے لگا لوں ابھی گڑ بھجیں تو دوزخ سے بچا لوں</p>	<p>۱۲۸ کر دیا زہر و غاسے دل شہر کھڑے ہو گئے میرے کلچے کے بہتر کھڑے</p>
<p>۱۲۹ ذوالفقار اسکتے فراتوں شاہ میں تو ان لوگوں کا نہیں خالق ہر کو ہم لازم ہر کہ ہیں است محبوب الہ جنگوں میں اباد گردن او کو تباہ</p>	<p>۱۳۰ شاہ یہ کہتے تھے جو آئی کھڑے خدا اور سے لال یہ نانا جی کھڑے خدا لیجو سوتے ہو یہ سختی سے کھڑے خدا چھتے اس وقت پہنچے شہر کھڑے خدا</p>	<p>۱۳۱ ایک تھا تختین ایک میں بائی تادم قتل کرتے ہیں تھے بھی لوگوں ہر قسم میرا اور میرا لو ایک ہر خالق کی قسم تو جو بھی کر تو میں جی ہوں تادم</p>
<p>۱۳۲ سرکشانہ کی رہی میں مجھے شادی ہو انگی بربادی تو پشیر کی بربادی ہو</p>	<p>۱۳۳ قتل کرنے کے لیے بجا لیں گھڑے احمد و حیدر و زہرا پھیری پھیرے</p>	<p>۱۳۴ ازختم اس عاید سے سینے پہ جو تو سوتا ہو ایک دیکھ تو میری بھی چھاتی سے لہو آتا ہو</p>

<p>۵۱۵ ابھی چٹیا بون میں حصے میں جاؤ تو فراموش تھی اور یہ جو چٹیا میں حصے کے لیے تھی</p>	<p>۵۱۶ بندہ عاجز و کم سن ہے اس لیے یہ آرا لہو بھی فراتے تھے گردن کی طرف کر کے</p>	<p>۵۱۷ جلیان سے مراد اس کے بیانا کا کام ابھی طرح سے آواز ہو تھا لنگر شام توں میں بھی لکھتے تھے ہر طرف کی آواز</p>
<p>جمع میں حلق زبلا اور بھرنے والے مرگئے سب، ملاشے کے آؤ چھاؤں</p>	<p>رحم کر جم کہ مرگئے کا سامان ہو جا مشکل فرج بھی پٹیر یہ آسان ہو جائے</p>	<p>گرا گرا کر گھسی گھورے سے نہیں تھے اور کبھی پالوں کا بون سے نکل جاتے تھے</p>
<p>۵۱۸ علیٰ از نبین ہو تیرے حکم پر چھائیں جہاں عباس نہیں ہیں وہاں چھائیں</p>	<p>۵۱۹ آسمان گلیا نظر تھی مستقل کی زمین دوڑتی چلائی بولی زینت شدہ و جویں</p>	<p>۵۲۰ مازنا تھا کوئی نہ کوئی ظالم تلو اور تھے لہذا فقط ایک طرف تھیں آواز</p>
<p>سب سے ہو یا س کسی کی ہوں یا نہیں فرج ہم ہوتے ہیں درآہ کوئی یا نہیں</p>	<p>بسر خاک گرا عرش کا تارا ہے سب سے ان لعینوں نے مرے بھائی کو مارا ہے</p>	<p>جلیان گرتی تھیں ہر سمت شمشیروں کی سیدہ غریباں تھا جو چھارتھی رہتروں کی</p>
<p>۵۲۱ فاطمہ اس نوری منظر کا نور ہے خدا کے چہرے میں نور ہے اور جی میں خدا</p>	<p>۵۲۲ فاطمہ سے سیدہ سمیرا اور اٹھاؤ لوگو تھے میں پائی کی کوئی بوندیوا اور لوگو</p>	<p>۵۲۳ تیرا نور ہے منظر تھا لہذا تھے پہلے ہی گائی چھین اور تار تار تھے</p>
<p>میٹھی حیدر کی ہوں اور فاطمہ کی علی ہوں اسی بھائی کے لیے گھر سے نکل آئی ہوں</p>	<p>آج احمد کا گریبان بھٹے گا میٹھا اسی بھائی کے لیے گھر سے نکل آئی ہوں</p>	<p>شک ایوب تھا وہ عقدا کشائے مرثدہ دل میں تھی یاد خدا ایوب پہ دعا</p>

<p>۵۳۲ ہاں نے بتایا بہت کئی دن کا وہ صلیب لٹایا جہاں سے تو کھڑا کے کھڑے ہوئے ہشتے کی بھینچے سے اب وہ</p>	<p>۵۳۱ بولناں بھنے کے کا کولہ دین ابو نعیم حسن اور کین اور ارادہ و من حرم کر چھبہ بین پوہ ہون کر قمار میں کرم میں قبل مارڈو لکھے</p>	<p>۵۳۰ روزی تھی میں جو بھی تو تھا اور کمال نہ تھیں پھر اور آج رہتا تھا خیال تاکہ آج کے لئے پوہ کے لال پوری تیراں چاہی سہی چاہی تیراں</p>
---	--	--

کونسا دکھ تھیں ایو یوسف ثانی نہ ملا نہ جدا ہو کہ مری آنکھوں کا تارا ہو تو
 جسکو دورہ اپنا پلا یا اسے پانی نہ ملا مارا نہ ہوں میں مری پیری کا سہارا ہو تو
 مجھ پر تنہا میں سپر ہونے کو آئے بیٹھا
 ہاے غم بھگے کس طرح پکائے بیٹھا

<p>۵۳۵ انہیں شاہ اک شامی نے ماری ملو مار لے لیا تھوں پھر لے گیا بلوٹہ دونوں وہ لے گیا سر شاہ کو ماری لے گیا</p>	<p>۵۳۴ اچھا ہی آجی قاسم انخت کجا ایسوا تیرے راکوں سر کجا گیا تو بھی تو ماری میں چوہ کجا کن دور تیروں کی پیر میں کجا</p>	<p>۵۳۳ اٹھتے تھے کہ لہو لہو کا جیوم کلاں لوشاہ کا بھی جیوم کیوں عالم حرم تھے اور کلاں رادی کشتا ہو کیسے سے کلاں</p>
---	---	---

واری پھر آؤ پھو پھی اور رو کے چلائی تھی
 پیچھے اوس پیچھے کے ان بوڑھی چلی آئی تھی
 خاک پر صد تو سے شاہ شہزادہ تو تھے
 وہ جدا لوٹتا تھا شاہ جدا تو تھے

<p>۵۳۷ ہاں حضرت سے لگا لگنے وہ لطف صغیر ایک کب نہ تھی اس کون لگا لگا آسان لگنے اس درد سے رو تھک گیا سر کھینچا وہ کادہ وہ تھک گیا</p>	<p>۵۳۶ مہار کو وہ تیرا تھا کیا ہاں سے دین کو پھر رو کو امان نقل ہوئے میں چا جگہ ن پوروش لادوں کی کیا رخصت و نہی جان کیسی میں مجھ ہونے دو چار تو جان</p>	<p>۵۳۵ کب تھیں تھیں چاہیے لکھیے کراہی تھیں سے لہ نہ تو اچھا کراہی تھیں سے لہ نہ تو اچھا کراہی تھیں سے لہ نہ تو اچھا</p>
--	--	---

برق شمشیر سے درک جو چھمک چلا تھا
 گمراہ گوش ستارہ سا چمک جاتا تھا
 ہم نہیں آج جو انون سے ارادہ میرا
 علی صغیر سے تو سن ہو گا زیادہ میرا
 پیٹ کر نہ ذہن آہ دیکھ کرتے تھے
 اوسکے لاشے کو دیکھائی جا کرتے تھے

حاصل
کیا آئیں گے کہ کوئی نیکو سے بار بار بدین
کے لئے جو کچھ کہیں گے وہ سب سچے ہوں گے

نازمین حلق کہان خجریہ پر کہان
زاو سے شمر کہان سینہ شہر کہان

کلام
کوئی نہ کہے کہ کیا ہے جہاں حساب آیا
تو وہ دیکھ کے کہیں گے وہی شہید
تو جہنم سے میں نے کیجھی وہی آقا
چک کے سامنے سواری آقا
درد آگن ہو سوہ تو لا جواب آیا
جو بیدار ہو سانس لے کی
جگہ نہ پائی جو کثرت میں سانس لے کی
لیان بھر فادم بخود حساب آیا
وین کا در چلا خاک بھی وقت فشار
مرازیان ہو نام ابوراب آیا
نعم حسین

نعم حسین میں جب آہ کی تو بے شک
ادھر کہیں گے وہی سچے ہوں گے
ابوٹ کے سب سے سچے جاب آیا
مراوتہ پر کہ اس پر کنگارو
بمانہ وہ وہی موت برائی کنگارو
فلتے رہم کیا جب مجھے جاب آیا
عظمت نے بدل سوزان دن آگ جاب آیا
مگر زبان پر نہ جوت سوال اب آیا
وہ لوگ کیا تھے کہ بھیجا سلام جاب آیا
مذبح قبلہ کو میں سے جواب آیا
نبی شیع تو دیکھو کہ کیا ہے جاب آیا
خجرت کی راہ میں جہنم سے جواب آیا
حسین کیا نام میں جو وقت آقا
ہو اب یہ شور کہیں سے یہ آقا جاب آیا
فلک پر پور تھا پوچھو کہ کیا ہے جاب آیا
اب اپنی خاک پر زرد بود اب آیا
درد

درد آگن گویا نہا کا کس کس کا
کہیں گے وہی سچے ہوں گے
پہلے مگر کہہ دو سوسے سوسے سے خافل
تو بھی سننا ہو کہ میری کس کس کا
عظمت کی عاقبت تھی کہ عالم کو
اودھ سے ماہ بوجھا تھا آقا جاب آیا
صدا یہ آئی اگر دن آٹھ کے دیکھو ذرا
مواقف کے لیے اک الراقاب آیا
نہ سناؤ ٹھانویں کہ کیا ہے جاب آیا
صدا یہ دیکھو کہ کیا ہے جاب آیا
وہیں یہ کہتی ہو میت سے دیکھو ذرا
کہان بنا کے کہ لو خانمان خراب آیا
آہرا بجا لو میں غلام ابوراب آیا
نہت لقب میں میری جہنم سے جاب آیا
جہان سے ہم ہی جہنم میں جاب آیا
شعر رفتہ پھر آئی نہ پھر جاب آیا
آگ کی نکتہ لکھو کہ کیا ہے جاب آیا
تو جہنم میں جاب آیا

پوستہ

میں تم پر سب دیکھا ہم میں
میں وہ سب کے ہر نام میں

گر میں ہر اراون پر غم میں
خدا کی بیان سب دیکھا میں

مختصر